© rasailojaraid.com

# بلوچستان کی مشہور علمی شخصیت — ملا عبدالسلام اشیزئی (اچکزئی)

محمد عبدالعلی اچکزئی*

عبدالرحمٰن کاکڑ**

*Mullah Abdul Salam Ashezai is one of the eminent personalities of Balochistan. During the British rule over the subcontinent, he strongly opposed the civilization and culture of the West, propagated through the missionaries. Ignorance was at full swing in the area. Hence Muslims particularly Pashtoons of the region were unaware of the intrigues of the Britishers. As a religious scholar, strongly condemned their policies through his poetry. Being a poet of Pashto language, he rigorously criticized the un-Islamic rituals that had caught roots in the society. He continued his struggle against the then government and evil practices of his time.*

*He was a distinguished scholar and had written books of assorted themes which also include a religious book "Talab-e-Mazhab". This book critically analyzes the life and evil customs of the Pashtoon society.*

*"Susan-e-Chaman" is another book of Mullah Abdul Salam discussing the national poetry. He adores his nation and homeland. Susan-e-Chaman is such a book which persuaded Pashtoons, to enrich their lives with national enthusiasm. That is why he was the only scholar and poet of Balochistan, whose books were confiscated and set on fire by the British government. He had also written "Zardana Dur". He died in 1974.*

---

* ڈاکٹر، ایسوسی ایٹ پروفیسر و صدر شعبہ علوم اسلامیہ، بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ۔

** لیکچرار شعبہ پشتو، بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



## ابتدائیہ

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لئے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام اس دنیا میں مبعوث فرمائے ہیں۔۱ جنھوں نے اپنے اپنے ادوار میں تعلیمات الٰہی سے انسانیت کو روشناس کرایا ہے۔ یہاں تک کہ یہ سلسلہ نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے مبعوث ہونے پر ختم ہوا۔ خاتم الانبیاءؐ کے وصال کے بعد اسلامی تعلیمات کی نشر واشاعت کا فریضہ علماء کرام اور صلحاء امت نے سنبھال لیا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے میں انسانوں کی ہدایت کے لئے انبیاؑء کرام بھیجے، اسی طرح اس نے ہر زمانے میں انسانوں کی ہدایت کے لئے علماء، اولیاء اور مجتہدین امت بھی پیدا فرمائے ہیں۔ ان علماء کرام اور اولیاء اللہ نے انبیاء کرامؑ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بغیر کسی طمع ولالچ اور غرض کے انسانوں کی خدمت کی ہے۔ قیامت تک ایسے مخلص رہنما پیدا ہوتے رہیں گے، جو واقعی امت کی امامت کے حق دار ہیں اور انسانوں کو بھی ایسے ہی مخلص رہنماؤں اور امت کے غم خواروں کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے، جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

اِتَّبِعُوْا مَنْ لَّایَسْئَلُکُمْ اَجْرًا وَّھُمْ مُّھْتَدُوْنَ o ۲

''چلو راہ پر ایسے شخص کی جو تم سے بدلہ نہیں چاہتے اور وہ ٹھیک رستہ پر ہیں''

امت کے ان غم خواروں میں سے ایک کا نام بلوچستان کی ایک مشہور شخصیت ملا عبدالسلام اشیزئی (اچکزئی) بھی شامل ہے۔ آپ نے اس وقت امت کی رہنمائی کا حق ادا کر دیا جب برصغیر پاک وہند پر انگریز قابض ہو گئے تھے اور مسلمانوں اور خاص کر بلوچستان کے سرحدی اور قبائلی علاقوں میں جہالت کے سبب مختلف بدعات اور بے راہ روی نے جگہ پا لی تھی۔ آپ نے مسلمانوں کو انگریز کی سازشوں سے باخبر رکھنے اور مسلمانوں میں مروجہ بدعات اور جہالت کی تاریکیوں کے بر خلاف حقیقی اسلامی تعلیمات سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے ایک بارِعظیم اپنے کندھوں پر اٹھایا اور اس فریضے کو احسن طریقے سے ادا کیا، جس کی یاد ہمیشہ علاقے کے لوگوں کے دلوں میں زندہ رہے گی۔ اب ذیل میں مولانا مرحوم کے حالات زندگی، اُن کی ادبی وعلمی خدمات اور تصانیف کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



## شجرہ نسب

آپ کا شجرہ نسب ملا عبدالسلام بن ملا حبش بن ملا عبدالصمد بن ملا برات بن جمال بن گگی بن پیر علی بن خودک بن پایک بن سعدی بن سَول بن اچک سے جا ملتا ہے۔ آپ مشہور قبیلہ اچکزئی کی ایک شاخ اشیزئی سے تعلق رکھتے تھے۔ یاد رہے کہ اچکزئی افغانوں کے مشہور قبیلہ دُرّانی کی ایک شاخ ہے اور اس دُرّانی خاندان نے سینکڑوں سال تک افغانستان پر حکومت کی ہے، جس میں احمد شاہ ابدالی، نادر شاہ اور ظاہر شاہ وغیرہ شامل ہیں۔

## تاریخ پیدائش

ملا عبدالسلام مرحوم نے اپنی تاریخ پیدائش خود ایک پشتو شعر میں بیان کی ہے، وہ لکھتے ہیں :

پر زر دری سوه هجری سنه پیدا ایم ‌ ‌ ‌ اوس اته اویاله ورسیدم دایم [۳]

''میں ۱۳۰۰ ھ میں پیدا ہوا اور اس وقت میری عمر ۷۸ سال ہے''

اگرچہ اس شعر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی تاریخ پیدائش ۱۳۰۰ھ بمطابق ۱۸۸۱ء ہے، لیکن آپ کے بیٹے شمس الطالع (جو اب بھی بقید حیات ہے) کے مطابق ''آپ ۱۳۰۰ھ سے کئی سال پہلے پیدا ہوئے تھے، کیونکہ والد صاحب مجھ سے یہ کہتے تھے کہ میں نے جو تاریخ پیدائش اپنے شعر میں بیان کی ہے، وہ قیاس پر مبنی ہے، کیونکہ پہلے زمانے میں تاریخ پیدائش نہیں لکھی جاتی تھی اور بعد میں بزرگوں کے حساب لگانے پر معلوم ہوا کہ میری سن پیدائش تقریباً ۱۲۹۰ھ ہے''۔

## مقام پیدائش

کوئٹہ سے شمال مغرب افغانستان کی طرف جاتے ہوئے ۸۰ کلو میٹر دور شاہراہ کوئٹہ چمن پر ایک چھوٹا سا شہر قلعہ عبداللہ آباد ہے۔ یہ شہر پہلے ضلع پشین کا ایک حصہ تھا، لیکن ۱۹۹۳ء میں قلعہ عبداللہ، گلستان اور چمن کو ملا کر ایک نئے ضلع کا درجہ دیا گیا ہے، جس کا نام ضلع قلعہ عبداللہ ہے۔ قلعہ عبداللہ شہر سے چمن کی طرف جاتے ہوئے ۱۵ کلو میٹر کے فاصلے پر، مشہور پہاڑی سلسلہ کوہ کوژک کے دامن میں شیلا باغ کے نام سے ایک چھوٹی سی چھاؤنی قائم ہے۔ شیلا باغ ایک مشہور مقام ہے، یہاں پر فرنٹیر کور کی ایک چیک پوسٹ بھی موجود ہے۔ یہاں سے چمن جاتے ہوئے ایک دشوار گزار راستہ شروع ہوتا ہے، جو کوہ کوژک کے اوپر سے گزرتا ہے۔ یہ راستہ ۱۵ کلو میٹر پر مشتمل ہے اور انگریزوں نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



اپنے دور حکومت میں اسے کو ہ کوژک کی پہاڑی چوٹیوں کو کاٹ کر بنا یا تھا۔ یہ ایک اہم تجارتی اور فوجی راستہ ہے جو پاکستان کو افغانستان سے ملا تا ہے۔ شیلا باغ پر ایک ریلوے سٹیشن بھی موجود ہے۔ اس ریلوے سٹیشن سے چمن جاتے ہوئے پاکستان کی مشہور اور سب سے بڑی سُرنگ شروع ہوتی ہے، جسے کھوجا سرنگ (جو پانچ روپے کے نوٹ پر بھی تھی) کہتے ہیں، جس میں ریلوے کی دو ڈبل لائنیں گزرتی ہیں۔ یہ سرنگ پانچ کلو میٹر طویل ہے اور ۱۸۸۲ء میں اسے انگریزوں نے تعمیر کیا تھا۔ شیلاباغ سے شمال کی طرف ایک چھوٹا سا کچا راستہ موجود ہے اور یہاں پر شیلا باغ سے آٹھ کلو میٹر کے فاصلے پر کوہ کوژک ہی میں ایک مقام ''شاخہ'' پر ایک مختصر سی آبادی موجود ہے، یہی مقام ملا عبدالسلام مرحوم کی جائے پیدائش ہے۔ شاخہ تک توبہ اچکزئی سے بھی ایک راستہ ''شپسلانہ'' کے مقام سے آتا ہے جو نسبتاً شیلا باغ والے راستے سے کم پڑتا ہے۔ ملا عبدالسلام خود اس مقام کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں :

**زاد بودم وخانه دارم در جبال پنج میل از شیله باغ سمت شمال** [۴]

شاخہ کے مقام پر آپ کی پیدائش سے پہلے کوئی مستقل آبادی موجود نہیں تھی، لیکن رفتہ رفتہ یہاں پر ایک گاؤں آباد ہوا اور اب بھی وہاں پر ایک مستقل گاؤں آباد ہے۔

## حصول علم

ملا عبدالسلام اچکزئی جس ماحول اور مقام پر پیدا ہوئے، وہاں ہر طرف جہالت کے تاریک اندھیرے چھائے ہوئے تھے۔ جس طرح وہ خود لکھتے ہیں :

**په تاریکه کورنی کی شمع بل سوم دنامی ماژه فاسق در نظر سپک سوم** [۵]

''میں ایک تاریک خاندان میں شمع کی صورت میں جلوہ افروز ہوا اور ہر ایک مالدار فاسق کی نظروں میں حقیر معلوم ہوا''

اُس زمانے میں اس مقام اور اُس کے ارد گرد نہ کوئی سرکاری سکول موجود تھا اور نہ ہی باقاعدہ کوئی دینی ادارہ۔ اس زمانے کے رواج کے مطابق جہاں جہاں مساجد آباد تھیں، اُن امام صاحبان گاؤں کے بچوں کو دینی تعلیم سے روشناس کراتے تھے اور تعلیم کا یہ انتظام بھی محدود پیمانہ پر تھا اور بہت کم بچے محدود مذہبی تعلیم حاصل کر سکتے تھے، لیکن جب اللہ تعالیٰ کسی انسان کو کسی مقصد کے لئے پیدا فرمالیتے ہیں تو اس کے انتظام کے اسباب بھی مہیا کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسباب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



مہیا ہونے پر ملا عبدالسلام اچکزئی نے بہت ہی کٹھن اور مشکل حالات میں اپنی علمی پیاس بجھائی۔ آپ نے سب سے پہلے اپنے والد سے ابتدائی مذہبی کتابیں پڑھیں اور اس کے بعد مزید حصول علم کے لئے آپ نے اپنے علاقے کو خیر باد کہا اور اس زمانے کے رواج کے مطابق قندھار اور پشین کے مختلف مقامات پر حصول علم کے لئے رہائش اختیار کی۔ مختلف مقامات پر مختلف اساتذہ کرام سے استفادہ کے بعد چالیس سال کی عمر میں تفسیر، حدیث، فقہ، منطق، کلام، صرف ونحو، عروض وقوافی، اسلامی تاریخ، فلسفہ اور دیگر ضروری علوم میں مہارت حاصل کی۔

## سادگی اور قناعت

ملاعبدالسلام سادہ زندگی گزارتے تھے۔ آپ نے ساری عمر غربت اور تنگدستی میں گزاری اور ہر حال میں صبر اختیار کیا۔ آپ کی سادگی کے حوالے سے سلطان محمد صابر لکھتے ہیں :

ملاعبدالسلام په شکل وشباهت یوخوار غریب سړے وئی، ته به وائے چه الف ب ئے نه دی زده، لاکن چه مجلس ورسره وکړے نو دده علمیت، دانائی، خودداری اوجرأت به دِی په دے مجبور کړی چه دده دلوړتیا اوشرافت وسپیځلتیا احترام وکړے اودابه اومنے چه واقعی: شرافت الانسان بالعلم والادب لابالمال والنسب [6]

ترجمہ: ملاعبدالسلام شکل وصورت کے لحاظ سے ایک سادہ اورغریب شخص نظر آتے تھے، آپ کہیں گے کہ الف، ب پڑھنا نہیں آتا، لیکن جب اس کی مجلس میں بیٹھا جائے تو ان کی علیت، عقلمندی، خود داری اور جرأت اس بات پر آدمی کو مجبور کرتی ہے کہ اس کی اعلیٰ ظرفی، شرافت اورصداقت کا احترام کیا جائے اور یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ واقعی انسان کی شرافت علم وادب کی وجہ سے ہے نہ کہ مال ونسب کی وجہ سے۔

محمد زمان خان اچکزئی اس سلسلے میں لکھتے ہیں :

دملاعبدالسلام شاعری له داراز جذباتو، احساساتو اوجوش نه ډکه ده چه بنده دانه سی وئیلا ئے چه داکلام دنوی کالو دعمریخ سړئے دئ، همدغه ډول دملاصاحب ساده ژوند اوساده ناسته ولاړه چه چوک وويني نوهغه ته ذئے بیخي یوعام سړئے شکاره سی [7]

ترجمہ: ملاعبدالسلام کی شاعری جوش وجذبے اوراحساسات سے معمور ہے، آپ کی شاعری پڑھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ شاعری نوے برس کے عمر رسیدہ شخص کی ہے۔ اسی طرح ملاصاحب کی سادہ زندگی اورسادہ نشست وبرخاست جو کوئی بھی دیکھ لیتا ہے تو اسے ملاصاحب ایک خاص آدمی نظر آتا ہے۔

صاحبزادہ حمیداللہ آپ کی شخصیت کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں :

وہ دبلے پتلے سادہ انسان تھے، سفید لباس اورسفید پگڑی استعمال کرتے تھے، بڑے عالم، عابد، قناعت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



پسند اورمتوکل انسان تھے۔ رنگ کچھ سیاہی مائل مگر شخصیت بارعب تھی۔ ۸

ملا عبدالسلام اچکزئی چونکہ غربت کی زندگی گزارتے تھے اس لیے آپ کی ظاہری حالت دیکھ کر انگریزں نے کئی بار بطور رشوت آپ کے لئے وظیفہ مقرر کرنا چاہا، کہ اس وقت آپ انگریزوں کی مخالفت سے باز آجائیں گے، لیکن آپ نے تنگ دستی کے باوجود صاف انکار کیا۔ ۹

## ادبی حیثیت

ملا عبدالسلام اچکزئی ایک وسیع مطالعہ رکھتے تھے۔ دین کی تمام مروجہ کتابوں کو پڑھ چکے تھے اور ہرفن پر آپ کو خاصہ عبور حاصل تھا، علاوہ ازیں اپنے ملک کے اتار چڑھاؤ سے باخبر رہنے کے ساتھ ساتھ دنیا کے دیگر ملکوں کے نشیب وفراز پر بھی آپ کی نظرتھی بلکہ ان نشیب وفراز کی وجوہات اور اُن کی اصلاح کی فکر بھی دامن گیرتھی، اگر چہ آپ کے معاشرتی اور اقتصادی حالات سخت ناہموار تھے، لیکن اس کے باوجود دوسروں کی تکالیف اور مشکلات آپ سے دیکھی نہیں جاتی تھی۔ انسان دوستی اور حق گوئی آپ کے خمیر میں تھا۔ علاقے کے بڑے بڑے علماء وصلحاء کے ساتھ آپ کے اچھے تعلقات اور مراسم تھے۔ آپ نے سعدی شیرازی، جامی اور مرزا بیدل وغیرہ کے افکار کا مطالعہ بھی کیا ہوا تھا، جس کی روشنی میں لوگوں کی اصلاح کے لئے آپ ہمہ وقت کوشاں رہتے تھے اور ہمیشہ اس فکر میں تھے کہ کس طرح معاشرے سے بدعات کا خاتمہ کیا جائے اور اصل اسلامی تعلیمات کو عام کیا جائے، لہذا شعر کے انداز میں آپ نے اصلاح امت کا بیڑہ اٹھایا اور اس سلسلے میں آپ نے کئی کتابیں لکھی ہیں، جن پر آخر میں تبصرہ کیا جائے گا، خاص کر ''طلب مذہب'' اس سلسلے میں ایک اہم مقام رکھتی ہے۔

ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر آپ کی خدمات کے حوالے سے لکھتے ہیں :

> ملاعبدالسلام اشیزئی ( قاضی عبدالسلام بابا) ایک ممتاز عالم دین اورحق گوشاعرتھے، آپ کا شمار پشتوزبان کے ان صف اول کے شعراء میں ہوتاہے جنہوں نے اپنے زورِ قلم سے اس علاقے میں تحریک آزادی اورقیام پاکستان کی جدوجہد کے لیے نمایاں خدمات سرانجام دیں ۔۱۰

محمدزمان خان اچکزئی آپ کی شاعری کے متعلق لکھتے ہیں :

> ملاعبدالسلام ته پر پشتو شاعری باندی قدرت دومره لونی توان ورکړئے دئی چه بنده حیران سی. ډیر په ساده اولنډه والفاظو کښی خپل مطلب سرگنده وی اوهغه هم په داسی ډول چه دَ پشتو دعوامی محاورو شکلا دلیری نه بنده ته دعمل بلنه ورکوی. ۱۱

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ملاعبدالسلام کو پشتو شاعری کے ذریعے بڑی قدرت اورصلاحیت دی ہوئی ہے کہ انسان حیران رہ جاتاہے، بہت سادہ اورمختصر الفاظ میں اپنا مطلب بیان کرتے ہیں اوروہ بھی ایسے طریقے سے کہ پشتو زبان کے عوامی محاوروں کی خوبصورتی سے انسان کوعمل کی طرف دعوت دیتی ہے۔

اسی طرح مقدس خان معصوم آپ کوخراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ملاعبدالسلام اشیزئی چہ ذبلوچستان پشتانہ ئے د سلام بابا پہ نوم یادوی، پہ ھغو خوش قسمتو شاعرانو کی شامل دی چہ خدائے پاک ورلہ اعلیٰ دماغ اوپہ قوم مئین زڑہ ورکڑی وُ[۱۲]

ترجمہ: ملاعبدالسلام اشیزئی جسے بلوچستان کے پشتون سلام بابا کے نام سے یادکرتے ہیں، ان خوش قسمت شعراء میں شامل ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ دماغ اورقوم سے محبت رکھنے والا دل دیا تھا۔

## انگریز دشمنی

جس وقت انگریز نے برصغیر پاک وہند پر اپنا قبضہ مکمل کرلیا، تو مسلمانانِ پاک وہند ایک عجیب مصیبت میں گرفتار ہو گئے۔ انگریز ہمیشہ سے یہ کوشش کرتے رہے کہ مسلمانوں کی اقتصادی حالت تباہ وبرباد ہو، علم وفن میں عبور حاصل نہ ہو اور نہ ہی کوئی ایسا مجاہد پیدا ہو جو اُن کے خلاف آئندہ تلوار اٹھا سکے۔ انگریز نے صرف برصغیر پاک وہند پر صبر نہیں کیا، بلکہ اپنی توسیع پسندانہ پالیسی کے تحت افغانستان کی جانب بھی قدم بڑھائے، جس کے جواب میں افغانستان کے غیور عوام نے انگریز کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔ انگریزوں کے خلاف جہاں ایک طرف مسلمانان برصغیر میدان جنگ میں تلوار کے ذریعے لڑرہے تھے، وہاں دوسری طرف بعض مجاہدین اپنے قلم سے ان کے خلاف برسر پیکار تھے۔ ان مجاہدین میں ملا عبدالسلام اچکزئی بھی شامل تھے۔ آپ نے جب مسلمانوں پر انگریزوں کے مظالم کی خبریں سنیں تو آپ نے ان کے خلاف کوژک میں بذریعہ قلم علم جہاد بلند کیا اور اپنی عمر کا بیشتر حصہ اس جہاد میں گزارا۔ اس جہاد کے دوران آپ کو قید وبند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنا پڑیں، لیکن آپ برابر انگریز کی سازشوں سے مسلمانوں کوخبردار کرتے رہے اور مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دیتے رہے۔ جس طرح کہ ایک مقام پر آپ لکھتے ہیں:

در شپیتہ کالہ اوشتی سپینہ ژیرہ ‏ ‏ ‏ پہ جھاد کی لکہ خوان لیل ونھار یم
سپر وتُورہ، خنجر بیل دخانہ نہ ژدم ‏ ‏ ‏ دلندن ابلیس وغدر تہ بیدار یم [۱۳]

ترجمہ: میری عمر ۶۰ سال سے زیادہ ہے اور داڑھی سفید ہے، لیکن اس کے بادجود میں جہاد میں ایک جوان کی طرح روز وشب تیار ہوں، ڈھال، تلوار اور خنجر اپنے آپ سے جدا نہیں رکھتا ہوں اور لندن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



کے شیطان (انگریز) کی چال وفریب سے باخبر ہوں۔

## گرفتاری اور رہائی

جیسا کہ پہلے بتایا جاچکا ہے کہ مولانا مرحوم کے دل و دماغ میں انگریز دشمنی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور آپ نے اپنے شعروں کے ذریعے انگریزوں سے عداوت اور نفرت کا اظہار کیا تھا۔ اس سلسلے میں آپ نے ایک کتاب ''سوسن چمن'' کے عنوان سے بھی لکھی ہے، جس میں انگریز کی سازشوں سے مسلمانوں کو خبردار کیا تھا۔ ۱۳۵۳ء میں اشاعت کے بعد اس کتاب کو ضبط کرلیا اور آپ کو گرفتار کرکے جیل میں بند کردیا۔ آپ کی گرفتاری پر لوگوں نے اور خاص کر آپ کے قبیلے اچکزیوں نے شدید احتجاج کیا، جس پر مجبور ہوکر انگریزوں نے کچھ مدت کی قید وبند کے بعد تقریباً ۴۰۰۰ روپے کی ضمانت پر آپ کو رہا کردیا، لیکن آپ کی کتابوں کی اشاعت پر پابندی برقرار رکھی۔ قید سے رہائی کے بعد آپ نے اپنی جدوجہد اورتیز کردی، جیسا کہ عبدالرحمٰن کاکڑ لکھتے ہیں:

> لہ بندہ ترخوشی کیدلوورستہ ملاصاحب داغیاروپہ خلاف خپلی ھڅیی نوری غزندی کڑی اودخپلی سیمی اوقوم دپارہ ډَڈیر سہ کولو حوصلہ پہ دہ کشی وہ. انگریزانو دخپل دشمن ملا عبدالسلام اشیزی ددباؤ کولو ډیری ھڅیی وکڑی خوپہ کشی بریالی نہ شوو. پہ دغہ وخت کشی د برصغیر داوسیدونکو پہ زڑو کشی دازادی خوند اومینہ موجودہ وہ. ملاصاحب ھم دازادی پہ جنگ کشی گډون وکڑ اوپہ خپل قلم سرہ یی جہاد وکڑ [۱۴]

ترجمہ: قیدسے رہائی کے بعد ملاعبدالسلام نے غیروں کے خلاف اپنی جدوجہد کو اورتیزکردیا، اپنے علاقے اورقوم کے لیے بہت کچھ کرنے کاجذبہ اورحوصلہ رکھتے تھے، انگریزوں نے آپ پردباؤ ڈالنے کے لیے بہت کوششیں کیں، لیکن کامیاب نہ ہوسکے، اس زمانے میں برصغیر کے باشندوں کے دلوں میں آزادی کی اُمنگ اورمحبت موجودتھی، ملاعبدالسلام بھی آزادی کی اس جدوجہد میں شریک ہوئے اوراپنے قلم کے ساتھ جہاد کیا

## وطن سے محبت

ملا عبدالسلام اچکزئی کو اپنے وطن سے بہت محبت تھی۔ آپ کو اپنا وطن اور اپنی زمین بہت پیاری تھی۔ آپ نے اپنے اشعار میں اپنی اس حب الوطنی کے جذبے کو مؤثر انداز میں بار بار ظاہر کیا ہے، جس طرح کہ ایک مقام پر لکھتے ہیں :

دخپل ملک خاوری دبل پر طلا شی دی      ومحبوب وطن تہ مہ پریږدی انگلیس [۱۵]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



ترجمہ: اپنے ملک کی مٹی دوسرے کے سونے سے بہتر ہے، اس لئے اپنے پیارے وطن میں انگریز کو مت چھوڑیں۔

بہر حال آپ نے اپنی شاعری میں اس بات کا اظہار کیا ہے کہ اپنا وطن، زمین اور آزادی اللہ تعالیٰ کی گراں قدر نعمتیں ہیں اور ان کی قدر کرنی چاہیے، کیونکہ یہ چیزیں بہت سی قربانیوں کے بعد حاصل ہوتی ہیں۔

## علماء کی قدر دانی

مُلا عبدالسلام اچکزئی خود بھی بڑے عالم دین تھے اور علماء حق وصلحاء کی قدر واحترام کرتے تھے، البتہ عالم کے لباس میں ظالم اور جاہل کی مذمت ضرور کرتے تھے۔ اُن کا عقیدہ تھا کہ علماء حق اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے ہیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں اور دوستوں پر تنقید کرتے ہیں، وہ حقیقت میں آسمان پر تھوکتے ہیں اور جو آسمان پر تھوکتا ہے، تو ان کا تھوک واپس ان کے چہرے پر آکر گرتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

چ سڑی پر بزرگانو بهتان وائی　　　　داخبیث نا مرده عیب دخان وائی [16]

ترجمہ: جو شخص بزرگوں پر بہتان باندھتا ہے وہ درحقیقت فاسق ہے اور اس طرح دوسروں کی عیب جوئی کرکے لوگ اپنا عیب لوگوں پر ظاہر کرتے ہیں۔

ایک اور جگہ علماء حق اور صلحاء کے بارے میں گویا ہیں:

دنیکانو سره نه یم په عناد کی　　　　زه کوم درهزنانو ددین ذم

د پشو خاوری یم دهغه فاضلانو　　　　پر چشمانو باندی ژدم ددَی قدم

دا ستوری دی چه دونی لار په وینو　　　　شپه تاریکه ده دکفر پر عالم

که به زه پاکو قدسیانو له بد وایم　　　　دوزخی دی سی داگوتی وقلم [17]

ترجمہ: میں نیک لوگوں کے ساتھ عناد نہیں رکھتا۔ البتہ دین کے لٹیروں کی مذمت کرتا ہوں، میں اُن فاضلوں کے قدموں کی گرد (مٹی) ہوں اور اپنی آنکھوں پر اُن کے قدم رکھتا ہوں۔ یہ تو ستارے ہیں جس کے ذریعے ہم راستہ دیکھتے ہیں، کیونکہ کفر کی دنیا پر تو تاریکی چھائی ہوئی ہے، اگر میں اس پاکیزہ مخلوق کو برا کہوں تو پھر میری انگلیاں اور یہ قلم ٹوٹ جائیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



## اخلاق اوراخلاص کی تعلیم

ملاعبدالسلام اپنی تعلیمات میں اخلاق اوراخلاص پر بہت زوردیتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ اخلاق اور اخلاص لازم وملزوم ہیں اور ان دونوں کا دشمن حرص ہے، جب تک انسان حرص کے جال میں پھنسا رہتا ہے اُس وقت وہ اپنی جان اور جہاں دونوں کا دشمن ہو تا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حرص ایسی بیماری ہے جس کا علاج صرف یہ ہے کہ انسان اپنے نفس پر کنٹرول رکھے، تاکہ نفس اور شیطان دونوں قابو میں رہیں۔ آپ اپنے اشعار میں حرص کی مذمت اس طرح بیان کرتے ہیں :

دحرص تازیان اوّله خاوندان خوری　　　　دی شکاریانو خپل خانو نه پد ام یوڑو [18]

ترجمہ: حرص کے شکاری کتے سب سے پہلے اپنے مالوں کو کھاجاتے ہیں اور اِس کے ذریعے شکار کرنے والے خود اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ایک اور جگہ لکھتے ہیں :

په دنیا پسی ماڑه ڈک لیونی دی　　　　گاندی ڈول ودوی ته یسی لکه غر تَش

سو دقبر خاوری خوری لا مری د لوڑی　　　　حارصان گرزی په طمع در پر در تش [19]

ترجمہ: دنیا کے پیچھے امیر لوگ دیوانوں کی طرح دوڑ رہے ہیں اور اُن کی نظروں میں مال کا ذخیرہ بھی خالی پہاڑ کی طرح نظر آ تا ہے، یہ حریصان قبر کی مٹی کھانے تک بھوک سے مرتے ہیں اور یہ لوگ گھر گھر طمع کی لالچ میں گھومتے پھرتے ہیں ۔

## اتحاد کادرس

ملاعبدالسلام باباجہاں پشتون قوم کواچھے اخلاق اپنانے کی دعوت دیتے ہیں وہاں انہیں اتحاد واتفاق کادرس بھی دیتے ہیں۔ اِن کا کہناہے کہ غیر ملکی حکمرانوں نے ہمیں آپس میں تقسیم کردیا ہے اوراب بے فکری کے ساتھ ہم پر حکومت کررہے ہیں۔ دشمن کو شکست دینے کے لیے ضروری ہے کہ ہم آپس میں اتحاد واتفاق پیداکریں اورویسے بھی قرآنی تعلیم کی رو سے تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، وہ کہتے ہیں :

که نن موڑ په صدق ودریدو نیم　　　　هم بیے وایے سو پر شا گنڑ کفر عظیم

پردیے باغ داتفاق دَبر کته　　　　دیمن دخوا رالوزی نسیم

مؤمنان خو سره وروڼه په قرآن دی　　　　دزڑو وکاڑی مردار جهل قدیم [20]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



ترجمہ: اگر آج ہم سچائی کے ساتھ کھڑے ہو جائیں تو تمام کفر کو شکست دے سکتے ہیں اور اس اتحاد کے باغ پر یمن کی طرف سے بادنسیم چلتی ہے۔ تمام مسلمان قرآن کی رُو سے آپس میں بھائی بھائی ہیں اور اے لوگو! اپنے دلوں سے جہالت کی باتیں نکال دو۔

## بحیثیت مصلح

ملاعبدالسلام اشیزئی ایک مصلح اورحقیقت پسندشاعر تھے۔ آپ اصلاح کی خاطر اپنے اشعار کے ذریعے لوگوں کواسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کا بھرپوردرس دیتے رہے، آپ کہتے ہیں کہ انسان کو اپنا قیمتی وقت لہوو لعب میں نہیں گزارنا چاہیئے، بلکہ آخرت کے لئے بھی سرمایہ محفوظ رکھنا چاہیے، کیونکہ اس زندگی کا جاہ وجلال صرف چند دنوں کے لئے ہے، تو اس چند روزہ عیش وعشرت کے لئے ہم آخرت کو کیوں بھول جائیں، وہ لکھتے ہیں :

دولت بیرته عاقبت دلاسه وزی ــــ درامیر امان اللّٰهؙ معتبر سوک

کُلّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ که انسان اورے ــــ نو غلطه سودا نه وهی دزر سوک

دغه مال به چابک بیل سی مرگ موبیانی ــــ پنځه ورزی په گل نه لری باور سوک ۲۱

ترجمہ: یہ مال و دولت آخر کار انسان کے ہاتھوں سے جاتی رہتی ہے۔ امیر امان اللہ کے ہاتھ سے بھی اقتدار جاتا رہا، حالانکہ اُس سے معتبر کون ہوسکتا ہے، اللہ تعالیٰ کی یہ آیت کُلّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ اگر انسان سنتا ہے تو وہ پھر مال ودولت کے بارے میں زیادہ نہیں سوچتا، یہ مال ودولت جلد ہی انسان سے جدا ہو جائے گا اور موت ہماری منتظر ہے، لہٰذا پانچ دن کے پھول پر کوئی اعتبار نہیں کرے گا۔

اسی طرح وہ یتیموں، بیواؤں اور عورتوں کے حقوق پر بھی زور دیتے ہوئے لکھتے ہیں :

نو که چا دااسمانی وحی منلی ــــ بیا به نه ژړوُ کنډ ویتیم

مذهب ومنه حقوق د ښځو مه خوره ــــ په طواف دننه کښیباسه حطیم ۲۲

ترجمہ: اگر کوئی شخص یہ آسمانی وحی (قرآن) تسلیم کرلیتا ہے تو وہ یتیم اور بیوہ پر ظلم نہیں کرتا اور اے لوگو! مذہب (اسلام) کو مانو، عورتوں کے حقوق مت چھینو اور حطیم شریف کو بھی طواف میں شامل کرو (یعنی اسلام میں پورے پورے داخل ہوجاؤ)۔

ملا عبدالسلام مرحوم نے قرآن مجید ہی کو تمام علوم کا سرچشمہ قرار دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر جہالت کے اندھیروں سے باہر نکلنا ہے تو قرآن کی روشنی سے اپنے آپ کو منور رکھیں :

که تا خان دجهله کیش نن ــــ وقرآن ته مه راویش نن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



دا رسی و نِسه ټینګه      کنه کلک مشلی ددرینګه

دقرآنه ځان خبر که      حق دهر همسایه ور که

دزړه تور پانوس صفا که      دا شیشه ګرزوه پاکه

دقرآن نور پکی کشیږده      لاربه وینی جهل پریږده [۲۳]

ترجمہ: اگر آپ نے جہالت سے نکلنا ہے تو قرآن (کی تعلیمات) سے اپنے آپ کو باخبر رکھو، اسی قرآن کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو ورنہ تباہ ہو جاؤ گے۔ قرآن سے اپنے آپ کو باخبر رکھو اور ہر ہمسایہ کا حق ادا کرو۔ اپنے دل کے شیشے کو صاف رکھا کرو اور قرآنی تعلیمات سے اپنے دل کو منور کرو اور اسی نصیحت پر عمل کرو گے تو راہ ہدایت پہ آجاؤ گے۔

## بحیثیت صوفی

ایک انقلابی شاعر، ادیب اور صاحب نظر ہونے کے علاوہ ایک باعمل صوفی بھی تھے۔ آپ کی نظر میں باطن کو ظاہر پر مقدم رکھنا چاہیے اور باطن کی صفائی کے بغیر پند و نصائح اثر نہیں دکھاسکتا۔ آپ لکھتے ہیں:

په شپه نه کیږی منزل دزړه بی چراغه      لکه قبر تیاره خونه ده دنیا [۲۴]

ترجمہ: دل کی روشنی کے بغیر رات کو سفر نہیں کیا جاسکتا، یہ دنیا قبر کی طرح تاریک کمرہ ہے۔

آگے مزید لکھتے ہیں:

هلته پنداثر لری پر غافلانو      که دننه مشک عنبر شوماوتا [۲۵]

ترجمہ: غافل لوگوں پر نصیحت اس وقت اثر رکھتی ہے جب ہم اندر سے مشک و عنبر بن جائیں۔

آپ کا صوفیاء سے لگاؤ آپ کی شاعری سے ثابت ہوتا ہے لیکن پیر کامل کی رہنمائی میں تصوف کے منازل طے نہیں کیے ہیں، اس حوالے سے عبدالرحمٰن کاکڑ لکھتے ہیں:

ترجمہ: پشتو زبان کے نامور صوفی شاعر عبدالرحمٰن بابا کی طرح ملا عبدالسلام اشیزئی کی شاعری سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ آپ باقاعدہ مرید رہ چکے ہوں یا کسی پیر کامل کی رہبری میں تصوف کی منازل طے کی ہوں، اسی وجہ سے آپ کو تصوف کے مخصوص نظریئے کا پیروکار بھی نہیں کہہ سکتے، اس کے علاوہ آپ کی شاعری میں تصوف کی دقیق اصطلاحات بھی نظر نہیں آئیں۔[۲۶]

چونکہ آپ ایک نامور عالم دین تھے اس لیے اسلامی تصوف کو تو دل وجان سے قبول کیا لیکن یونانی فلسفہ کو گمراہی سے تشبیہ دے کر ان پڑھ پشتونوں کو ان سے بچایا اس پورے نظریئے کو ایک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



شعر میں اس طرح سمویا ہے :

قرآن خوانه یونانی فلسفه لولی          نابینا امیان دجهله سه ورمات دیی [۲۷]

ترجمہ: قرآن پڑھنے والے یونانی فلسفہ پڑھتے ہیں، اندھے عوام جہالت کی وجہ سے ان کی طرف متوجہ ہیں۔

اس کے علاوہ آپ نے اپنے علمی نشتر سے علماء سوء اور جعلی پیروں کے خلاف جہاد کیا۔ اپنے ایک شعر میں ایسے جعل سازوں کی حقیقت سے عوام کو یوں آگاہ کیا ہے :

ناخبره پشتانه بی نوره زړونه          خطا وزی په سربیره خیموسپینو [۲۸]

ترجمہ: جاہل اور نور سے خالی دل رکھنے والے پشتون ظاہری طور پر نظر آنے والے سفید خیموں سے دھوکہ کھاتے ہیں۔

## تاریخ وفات

اس عظیم مصلح اور عوامی شاعر نے ۲۶ جنوری ۱۹۷۴ء بمطابق ۱۳۹۴ھ وفات پائی۔ اس طرح اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۱۳۰۰ھ تسلیم کی جائے تو سن ہجری کے لحاظ سے آپ نے ۹۴ سال کی عمر پائی۔ اگر آپ کے بیٹے کے بقول ۱۲۹۰ھ مانی جائے تو پھر آپ کی عمر ۱۰۴ سال ہو جاتی ہے۔ بہرحال آپ نے کم ازکم ۹۴ سال کی طویل عمر پائی۔ آپ اپنے آبائی گاؤں شاخہ شیلا باغ میں مدفون ہیں۔

## تالیفات

آپ نے اپنی زندگی میں کل تین کتابیں لکھی تھیں:(۱) سوسن چمن، (۲) طلب مذہب اور (۳) زردانہ در۔ یہ تمام کتابیں پشتو زبان میں لکھی گئی تھیں اور زیور طبع سے آراستہ ہیں۔

### ۱۔ سوسن چمن

ملا عبدالسلام مرحوم کے پہلے مطبوعہ کتاب کا نام سوسن چمن (باغ کا پھول ) ہے۔ سوسن ایک آسمانی رنگ کا پھول ہوتا ہے، جسے شعراء زبان سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اس کتاب میں تقریباً چھ ہزار اشعار موجود ہیں، اس کے صفحات کی تعداد ۳۲۷ ہیں اور اس کا کاغذ سفید ہے۔ پہلی بار لاہور میں چھپی تھی اور اشاعت ثانی کوئٹہ میں ہوئی آپ کے فنِ شعر وشاعری کا سبب اور محرک غازی امان اللہ کی ملک بدری بیان کی جاتی ہے، کیونکہ آپ کے اشعار سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۳۴۷ھ بمطابق ۱۹۲۹ء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



میں جب آپ اپنے بچے کے علاج کی غرض سے کوئٹہ آئے تو اِسی سال افغانستان پر بچہ سقہ نے انگریز کے تعاون سے اقتدار پر قبضہ کرلیا اور غازی امان اللہ خان ملک بدری پر مجبور ہوئے تھے۔ اس واقعہ کی خبر جب کوئٹہ میں آپ نے سنی تو آپ نے اس موقع پر چند اشعار کہے اور یہاں سے آپ کی شاعری کے سفر آغاز ہوتا ہے۔ آپ خود یہ واقعہ بیان کرتے ہیں :

په زردری سوه ووه سلویشت سنه کی　　　ولاڑم کوٹی له زهیر په رجب کی
نازولی زوئی م واخستی ناجوڑه　　　نصیب هوتم ددوا په طلب زه
دکابل د انقلاب قصه منجلس وَ　　　نور ناخوبه کڑم دا شور وشغب زه
سکشتی سه خشتی م کشی شودے دشعر　　　په خوانه وم په صنعت مجرب زه
دَلام نقش په نومڑی ماشام کی وزود　　　دَتصنیف دادرته وایم سبب زه ۲۹

ترجمہ: ماہ رجب ۱۳۴۷ھ میں میں کوئٹہ گیا تھا تا کہ اپنے پیارے بچے کا علاج کرا سکوں، وہاں پر انقلاب کابل کے قصے بیان ہورہے تھے، جس نے مجھے مضطرب کردیا۔ یہاں میں نے چند اشعار کی بنیاد رکھی، اگر چہ پہلے میں شعر کہنے میں ماہر نہیں تھا۔ ردیف ''ل'' پر مشتمل اشعار میں نے اسی شام بنائے، اس طرح اپنی تصنیف کا سبب بتلا رہا ہوں۔ ( ردیف ''ل'' کے اشعار اس کتاب میں موجود ہیں)۔ ۳۰

کتاب کو کئی سالوں میں مکمل کرنے کے بعد اس غرض سے آپ کوئٹہ تشریف لائے کہ کتاب کو چھپوا سکیں۔ جس طرح کہ خود بیان کرتے ہیں:

نو سه پاڑی دده وغوڑیدی گردی　　　متصله دظفر سره قریب
را نزدی شهر له ورلم دکوٹی　　　سڑی چاپ بسی دانظم وترتیب
انگریزانو نه پریشوو ذکر دخیر　　　دسلطان امان الله غازی ادیب
داتحسین دفرنگی دخیاله چپ وُو　　　ما کاوی داتفاق په خوا ترغیب ۳۱

ترجمہ: جب اس (کتاب) کے سارے پتے کھل گئے اور مجھے کامیابی ملی تو میں کوئٹہ شہر اس لئے گیا کہ اس نظم کو چھپوا سکوں۔ انگریز نے اس میں موجود غازی امان اللہ کے ذکر خیر کو دیکھ کر اشاعت کی اجازت نہیں دی۔ یہ مدح وستائش انگریزی فکر کے برخلاف تھی کیونکہ میں اتفاق واتحاد کی ترغیب دے رہا تھا۔

وہ مزید لکھتے ہیں کہ اس وجہ سے پریس کے مالک نے اس کو چھاپنے سے انکار کیا، کیونکہ اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



میں حکومت وقت کے خلاف اشعار موجود ہیں۔ صورت حال کو بھانپتے ہوئے میں نے اس میں کچھ تغیرات دوستوں کی مشاورت پر کیئے، تا کہ انگریز کے لئے قابل قبول ہو ں، مگر اس کے باوجود میں اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اس کے بعد آ پ کے دوستوں مثلاً بحرالعلوم ملا محمد یعقوب ؒ لاجوری، علامہ عبدالعلی کاکڑ ؒ، قاضی مولوی باران اور علاقے کے دیگر علماء نے آپ کو مشورہ دیا کہ اسے لاہور میں چھاپا جائے۔ اور اس طرح آپ دوستوں کے مشورے پر اپنی اس کتاب کو ۱۳۵۳ھ بمطابق ۱۹۳۵ء لاہور میں خفیہ طور چھاپنے میں کامیاب ہوسکے۔ کتاب کی اشاعت کی اطلاع جب انگریزوں کو ہوئی تو انہوں نے اسے ضبط کرکے جلادیا، یہاں پر صرف چند ایک نسخے بچ گئے۔

کتاب کی ضبطی کا واقعہ آپ کے بیٹے شمس طالع اس طرح بیان کرتے ہیں: ''میں بہت چھوٹا تھا اور پنگوڑے میں لیٹا ہوا تھا کہ انگریز حکومت کے قاصد آگئے اور'' سوس چمن'' کے تمام نسخے جمع کر لئے اور مولانا مرحوم کو ہتھکڑیاں ڈال کر لے گئے اور میرے بڑے بھائی غلام یحیٰی کے بقول میری ذہین والدہ نے ایک نسخہ میرے (شمس طالع) کے ساتھ کپڑے میں باندھ دیا، یعنی وہ کپڑا جس میں بچے کو باندھتے ہیں اور مجھے پنگوڑے میں سلادیا اور اس طرح ایک نسخہ بچ گیا''۔ ۳۲

پورے پشتون علاقے (شمالی بلوچستان ) میں آج تک کسی عالم اورادیب کی کتاب کو وقت کے حکمرانوں نے نذرآتش نہیں کیا ہے، لیکن ملاعبدالسلام اشیزئی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ان کی کتاب ''سوس چمن'' کوانگریز نے نہ صرف ضبط کیا بلکہ اِسے نذرآتش بھی کیا اورساتھ ہی اس پر پابندی بھی عائد کی جو کئی سال تک برقرار رہی۔ اس حوالے سے پشتو کے معروف شاعر درویش درانی پی ٹی وی کوئٹہ کی طرف سے ملاعبدلسلام اشیزئی پر بنائے گئے پروگرام میں کہتے ہیں :

> وہ مولانا صاحب کو کتنا خطرناک آدمی سمجھتے تھے، آپ اندازہ ایک واقعہ سے لگاسکتے ہیں کہ انہوں نے اے جی جی کو درخواست دی تھی، درخواست اسی ''سوس چمن'' کے سلسلے میں تھی، اس کتاب پر پابندی تھی، انہوں نے درخواست کی تھی کہ یہ پابندی ہٹائیں اوراس کتاب کے چھاپنے کی اجازت دیں تواے جی جی نے ان کو جواب میں کہا کہ مجھے حیرت اس بات پر ہے کہ تاج برطانیہ کااتنابڑادشمن اب تک زندہ کیسے ہے۔ ۳۳

رہائی کے بعد کئی بار ملا عبدالسلام نے انگریز حکومت کو کتاب پر سے پابندی ہٹانے سے متعلق درخواستیں دیں، لیکن حکومت نے ان درخواستوں کو مسترد کیا یہاں تک کہ تقریباً تیں سال تک اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



کتاب پر پابندی برقرار رہی۔ اس کے بعد ایوب خان کے دور حکومت میں متعدد درخواستیں دینے کے بعد اُس وقت کے کمشنر جناب انور عادل کی اجازت سے آپ نے یہ کتاب ۱۳۸۴ھ بمطابق ۱۹۶۴ء میں کوئٹہ سے چھپوائی۔ سوبن چمن کی دونوں بار ترتیب آپ نے خود تیار کی۔ دوسری بار اشاعت کے موقع پر آپ نے کتاب میں کئی اضافے بھی کیے تھے۔ اس کتاب میں آپ نے انگریز کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کے ساتھ ساتھ بہت سے واقعات وحالات بیان کیے ہیں اور جہاں آپ اہل وطن میں کوئی غلطی دیکھتے، تو اس کو شعر کی زبان میں بیان کرتے اور اپنی قوم کی اصلاح کی کوشش جاری رکھتے۔

خلاصہ یہ کہ ''سوبن چمن'' میں انگریز کی سازشوں سے پردہ اٹھاتے ہوئے مسلمانوں کو آگاہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح اس کتاب میں مسلمانوں کی اصلاح اعمال کے لئے بہت سے قیمتی مشورے اور مواعظ بھی موجود ہیں۔ کتاب کے آخر میں ملا عبدالسلام اچکزئی نے حدیث کی مختلف کتابوں سے وعظ وحکمت پر مبنی چالیس احادیث بھی جمع کی ہیں۔

**۲۔ طلب مذہب**

ملا عبدالسلام اچکزئی کی دوسری مطبوعہ اور سب سے اہم کتاب ''طلب مذہب'' ہے۔ اس کتاب کے ۴۱۲ صفحات ہیں۔ اس کا کاغذ زرد رنگ کا ہے، اور عزیز الیکٹرک پریس، کوئٹہ نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب کو ملا عبدالسلام اچکزئی نے شوال ۱۳۵۴ھ میں شروع کرکے ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ تک، تقریباً چودہ ماہ کے عرصے میں پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ جیسا کہ کتاب کے آخری حصے میں موجود درج ذیل عبارت سے اس بات کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

**اقول مؤلف الحروف اضعف العباد عبدالسلام قد شرعت فی تسوید طلب المذهب بسنة الف وثلثمائة واربعة وخمسین (۱۳۵۴ه) یوم الجمعة وقت الضحیٰ عشرون الشوال وفرغت عنه سنة الف وثلثمائة وخمسة وخمسین یوم الاحد ثامن ذالحجة فی وقت الظهر.** ۳۴

اگر چہ اس کتاب پر سن اشاعت تحریر نہیں ہے، لیکن متعلقہ عبارت اور اس کتاب میں موجود دیگر اشعار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اسے مکمل کرنے کے بعد ۱۳۵۵ھ بمطابق ۱۹۳۴ء میں شائع کیا ہے، جس طرح وہ لکھتے ہیں :

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



ما پشین ووتی دخمه　　　شپی دحج وی روخ اتمه
دیارلس نیم سوه سنه وه　　　پنځه کاله زمانه وه
په شنبه انگور پاخه سو　　　بهار نوی دشاخه سو ۳۵

ترجمہ: ۱۳۵۵ھ سال ذی الحجہ کے آٹھویں تاریخ کا شام کا وقت تھا کہ یہ انگور پک گئے اور شاخہ (مقام سکونت شاعر) کا موسم بہار تازہ ہوا۔

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ یہ کتاب اسلامی تعلیمات پر مشتمل ہے۔ کتاب کے شروع میں ملا عبدالسلام مرحوم نے عربی رسم الخط سیکھنے کے لئے تقریباً سولہ قاعدے، قاعدہ بغدادیہ کی طرز پر لکھے گئے ہیں اور زیادہ تر کلمات قاعدہ بغدادیہ سے ماخوذ ہیں۔ علاوہ ازیں کتاب میں عربی اور پشتو حروف تہجی بھی درج کیے گئے ہیں۔ آپ نے اس کتاب میں ایمان مفصل، اذان اور نماز کی ترکیب اور اس میں پڑھے جانے والے کلمات بھی درج کئے ہیں۔ اسی طرح آپ نے نماز پنجگانہ میں پڑھی جانے والی مسنون قرأت کے مطابق مفصل، اوسط اور مختصر سورتوں کی تفصیل بھی دی ہے۔ علاوہ ازیں نماز جنازہ اور خطبہ نکاح کی پوری ترکیب بھی موجود ہے۔ ۳۶

اسلامی رکن نماز سے متعلق ان ضروری چیزوں کا تذکرہ کرنے کے بعد آپ نے منظوم انداز میں ارکان اسلام یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج سے متعلق فقہی مسائل، پند ونصائح اور اسلامی تعلیمات کے مطابق عمل کرنے کے اصول دلچسپ انداز میں بیان کئے ہیں اور یہ اشعار مثنوی کی چھوٹی بحر میں لکھے گئے ہیں۔ آپ کی زبان سادہ اور آسان ہے اور ہر پشتو سمجھنے والا اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے، البتہ اس میں کتابت کی غلطیاں کچھ زیادہ ہی ہیں۔ کتاب کے شروع میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء ان الفاظ میں بیان کی ہے:

صفت هغُ له لائق دئ　　　چه دَی زما وستا خالق دی
دمشرقه سه نمر بیایے　　　حمد بیحده ورله شائے
دهر چاروزی رسانه　　　ور کوی رسک په اسانه ۳۷

ترجمہ: وہ ذات صفت کے لائق ہے جو ہمارا اور آپ کا خالق ہے۔ وہ مشرق سے سورج طلوع کرتا ہے اور وہی بے شمار صفتوں کے مستحق ہیں۔ وہ ہر ایک کا رازق ہے اور آسانی کے ساتھ اُسے روزی دیتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



حمد وثنا کے بعد موصوف نے چند ایسے دلچسپ واقعات بیان کئے ہیں، جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت اور اس علاقے کے لوگوں میں جہالت کس قدر عام تھی۔ ایک واقعے کو وہ اس انداز میں بیان کرتے ہیں۔

بل امی وُ دا تبنی — حق به وایم خدای مِوینی

ماله راغی بی ادبه — ناخبره دمذهبه

داقصه ی کڑه اغازه — چه یو پلار لرم استاذه

زموژ مور مڑه سوه بی ماینے دَی — خوار دبلی زمانے دی

سکه زما داکا لُور ده — خلاصه کونڈه د تر بور ده

که وده ته داروداه — در پیغورپوری حلوا ده

چه ماینه ی کی محتاجه — وتای نسو د رواجه ۳۸

ترجمہ: تبنی (توبہ اچکزئی میں ایک مقام کا نام) سے ایک جاہل شخص میرے پاس آیا جو اسلامی تعلیمات سے بے خبر تھا، اس نے میرے سامنے یہ قصہ شروع کیا کہ میرا باپ ہے جس کی بیوی فوت ہو چکی ہے اور وہ ضعیف ہے۔ اب میری ایک حقیقی چچا زاد بہن ہے جو بیوہ ہے۔ اب کیا میری یہ حقیقی چچا زاد بہن میرے والد کے لئے بطور نکاح جائز ہے یا نہیں، اگر یہ جائز ہے تو اس کے ساتھ میرا باپ نکاح کرے گا، کیونکہ یہ ہمارے علاقے کا رواج ہے کہ بیوہ عورت اپنے سسرال ہی میں دوسرا نکاح کر سکے گی۔

اس طرح کہ چند ایک واقعات بیان کرنے کے بعد ملا عبدالسلام مرحوم لکھتے ہیں کہ لوگوں میں موجود یہ جہالت اور اُن کی اسلام سے بے خبری میری اس کتاب کی تصنیف کا سبب اور محرک ہے، وہ لکھتے ہیں:

پشتانه ڈیر نا فوهان دی — بے خبره دجهان دی

خاص دی دَ نصیحت وڑ دی — وه پشتو ژبه ته اڑ دی

په کتاب مشبغوله کیژم — د پاکی په رود گڈ یژم

که دا گرځ دجهل ورک سی — سپینه روز به پر اچک سی ۳۹

ترجمہ: پشتون قوم زیادہ بے علم اور دنیا سے بے خبر ہے۔ خاص کر یہ لوگ نصیحت کے مستحق ہیں اور پشتو زبان کی ضرورت رکھتے ہیں، اسی لئے میں کتاب لکھنے میں مشغول ہوا ہوں اور سب سے پہلے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



پاکی کے باب (یعنی وضو کے بیان) میں داخل ہوتا ہوں، اگر جہالت کے یہ غبار چھٹ جائیں تو قوم اچکزئی پر دن روشن ہو جائے گا۔

غرض یہ کتاب ارکان اسلام سے متعلقہ مسائل اور دیگر مفید پند ونصائح پر مشتمل ہے۔ پشتو اشعار کے ساتھ ساتھ بہت سے مقامات پر فارسی اشعار بھی موجود ہیں، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو فارسی زبان پر بھی مکمل عبور حاصل تھا۔ اس کتاب کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ نے اپنی کتاب میں بیان کردہ مسائل کو زیادہ مدلل ثابت کرنے کے لئے قرآن وحدیث سے حوالے دیئے ہیں اور بعض مقامات پر قرآنی آیات اور احادیث کی عبارات کے ساتھ ساتھ بعض فقہی کتابوں کی عبارات بھی نقل کی ہیں۔ کتاب کے آخر میں آپ نے پشتو زبان کے چند پُر مغز اور پر حکمت ضرب الامثال بھی نقل کیے ہیں۔ مثلاً وہ لکھتے ہیں :

**عرض دی پر حاکمانو مه سه، رنځور دی پر طبیبانو مه سه**

ترجمہ: آپ کی پیشی حاکموں پر نہ ہو اور خدا نہ کرے کہ آپ کا مریض ڈاکٹروں کے چکر لگائے۔

**که زه نه ووایم خو زما ګوډه پښه به ووائی**

ترجمہ: اگر میں نہ کہوں تو میری لنگڑی ٹانگ ضرور کہے گی۔

**دخپله کمبله پښې زیاتی مه زغوه** ۴۰

ترجمہ: اپنے حدود سے زیادہ باہر نہ نکلو، اپنی حیثیت کے مطابق رہو۔

یہ چند ایک ضرب الامثال بطور نمونہ درج کئے گئے ہیں۔ غرض یہ کہ ''طلب مذہب'' ایک ایسی کتاب ہے جو سعدی کی گلستان اور بوستان کی طرح پند ونصائح، دلچسپ واقعات اور فقہی مسائل وحکمت سے پُر ہے۔

**۳۔ زردانہ دُر**

یہ بھی ایک شعری مجموعہ ہے اور اس میں موجود اشعار کی تعداد ایک ہزار ہے۔ ''زردانہ دُر'' کا مطلب بھی یہی ہے کہ ''ہزار عدد موتی''۔ یہ کتاب ملا عبدالسلام مرحوم کی وفات کے تقریباً ۲۷ سال بعد یعنی ۲۰۰۱ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔ اس کے ۸۰ صفحات ہیں۔ آغاز کے ۲۶ صفحات پیش لفظ کے طور پر آپ کی زندگی کے اہم واقعات اور آپ کی تصنیفات سے متعلق درج کئے گئے ہیں، جبکہ بقایا ۵۴ صفحات پر کتاب کا اصل مسودہ موجود ہے۔ اس کتاب کا ناشر آپ کا بیٹا شمس طالع ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



آپ نے اپنی اس کتاب کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کیا ہے۔ اس کے بعد چند عربی تمہیدی کلمات لکھے ہیں اور اس کے بعد پشتو اشعار درج کیے ہیں۔[۴۱] کتاب ''طلب مذہب'' کی طرح یہاں بھی آغاز حمد الٰہی سے کرتے ہیں ہوئے لکھتے ہیں:

یا الٰهي ستا بنده یم ‏ ‏ ‏ كه شاغلي كه گنده یم

سائل مه شڑه ددره ‏ ‏ ‏ تا را وغوشت نا خبره

امتي مي درسولؑ كه ‏ ‏ ‏ بى طاعته مي قبول كه[۴۲]

ترجمہ: اے اللہ میں آپ کا بندہ ہوں، اچھا ہوں کہ بُرا۔ سائل کو اپنے دربار سے خالی ہاتھ نہ لوٹائیں، کیونکہ آپ نے اُسے اچانک اپنے دربار میں بلایا ہے۔ مجھے اپنے رسولﷺ کا امتی بنا لیں اور بغیر عبادت کے مجھے قبول فرمائیں۔

کتاب ''زردانہ دُر'' کے تمام اشعار ''طلب مذہب'' کی طرح چھوٹی مثنوی بحر میں ہیں۔ اس کا خط مناسب ہے، زیادہ خوش خط نہیں ہے، البتہ آسانی کے ساتھ پڑھا جاسکتا ہے۔ اس کا ہر شعر نہایت سادہ، شیریں، رواں اور دل پذیر ہے۔ سیال کاکڑ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ترجمہ: زردانہ دُر'' قیمتی موتیوں کا وہ ہار ہے جس میں قسم قسم کے نگینۂ مطالب ذکر کئے گئے ہیں۔ اس میں دینی، اصلاحی، اخلاقی، انتقادی، وطنی، سیاسی، اجتماعی، تاریخی اور معلوماتی مطالب ہمیشہ کے لئے محفوظ کئے گئے ہیں۔ اس مجموعے سے ملا عبدالسلام اچکزئی کے فن اور شخصیت کا ہر پہلو نکھر کر سامنے آتا ہے، اس مجموعے کی مدد سے آپ کے افکار اور نظریات معلوم کئے جاسکتے ہیں[۴۳]

علاوہ ازیں اس کتاب میں قرآنی آیات، احادیث مبارکہ اور دیگر فقہی کتب کے حوالے بھی موجود ہیں۔ اس مجموعے کے مطالعے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ملا عبدالسلام بات چھپاتے نہیں، بلکہ ہر ایک بات کو صاف اور کُھل کر بیان کرتے ہیں، جو بھی دل میں آتا ہے، اُسے اخلاص کے ساتھ اپنے شعر میں بیان کردیتے ہیں۔ کتاب کے آخر میں آپ نے مناجات پیش کئے ہیں مثلاً وہ لکھتے ہیں:

داسلام غریب زوال دی ‏ ‏ ‏ نن دكفر لوى كمال دى

خلگ ولاڑ و سامري له ‏ ‏ ‏ دجال راغي انغري له

يا الٰهي موږ كامياب كى ‏ ‏ ‏ دين روشان دشمن كرياب كى[۴۴]

ترجمہ: اسلام زوال پذیر ہے اور کفر عروج پر ہے۔ لوگ سامری (بچھڑا بنانے والے) کی طرف چلے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



گئے اور دجال ہمارے دروازے تک پہنچ گیا، یا الٰہی ہمیں کامیاب فرما اور دین اسلام کو روشن فرما اور دشمن کو ناکام فرما۔

آگے چل کر لکھتے ہیں، جو اس کتاب کے آخری اشعار ہیں:

چی په دین دمحمدؐ وی — پرهیز گار ه وی که بد وی
هغه واړه جنتی کی — مادده شه امتی کِی
یادوه عبدالسلامه — مله امین دعا تمامه [45]

ترجمہ: اے اللہ جو بھی محمد ﷺ کے دین پر ہو، چاہے وہ پرہیز گار ہو یا بدکار، اُن سب کو جنت میں جگہ دے اور مجھے آپؐ کا اچھا امتی بنا دے، عبدالسلام آمین کہا کرو، دعا تمام ہوئی۔

# حوالہ جات


۱- رواه احمد بحواله مشکوٰة المصابیح، باب بدء الخلق وذکر الانبیاء علیهم السلام۔
۲- القرآن، یٰس، ۳۶:۲۱۔
۳- ملا عبدالسلام اشیزئی، سوسن چمن، طبع دوم، (کوئٹہ، اسلامیہ پریس، ۱۹۶۴ء)، ص ۱۳۰۔
۴- ملا عبدالسلام اچکزئی، طلب مذہب، (کوئٹہ، عزیز الیکٹرک پریس، ۱۳۵۵ھ)، ص ۴۱۱۔
۵- سوسن چمن، ص ۱۲۸۔
۶- سلطان محمد صابر، پشتو علاقائی ادب، ماہنامہ اولس، کوئٹہ (خصوصی شمارہ) اکتوبر، نومبر ۱۹۶۳ء، ج ۲: ش ۱۱، ص ۳۷۰۔
۷- محمد زمان خان اچکزئی، شخصیات، ماہنامہ اولس، کوئٹہ (خصوصی شمارہ) اکتوبر، نومبر ۱۹۶۳ء، ج ۲: ش ۱۱، ص ۳۶۸۔
۸- صاحبزادہ حمیداللہ، پشتو ادب بلوچستان میں، (کوئٹہ، پشتو ادبی بورڈ، ۲۰۰۶ء)، ص ۴۸۔
۹- خلاند، ابوالخیر ''دبابا شعر زماپہ نظر کښی'' دکوڅک ستوری، مؤلف عبدالرؤف رفیقی، (چمن، بزم ادب، ۱۹۸۷ء)، ص ص ۵۸، ۵۹۔
۱۰- کوثر، محمد انعام الحق (ڈاکٹر)، سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مہک بلوچستان میں، (کوئٹہ، سیرت اکادمی بلوچستان، ۱۹۹۷ء)، ص ۱۸۵۔
۱۱- محمد زمان خان اچکزئی، شخصیات (ملا عبدالسلام) ماہنامہ اولس، کوئٹہ خصوصی شمارہ، ص ۳۷۰۔
۱۲- مقدس خان معصوم، ملا عبدالسلام اشیزئی یوه جائزه، (کوئٹہ، پشتو اکیڈمی، ۱۹۸۷ء)، ص ۱۱۔
۱۳- سوسن چمن، ص ۱۳۱۔
۱۴- عبدالرحمٰن کاکڑ، حافظ رحمت نیازی، پشتو ادبی لار، (کوئٹہ، یونائیٹڈ پریس، ۲۰۱۲ء)، ص ۱۱۸۔
۱۵- سوسن چمن، ص ۹۱۔
۱۶- ایضاً، ص ۲۸۳۔
۱۷- ایضاً، ص ۱۴۳۔


© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



۱۸- ایضاً، ص ۱۷۸۔

۱۹- ایضاً، ص ص۹۶، ۹۷۔

۲۰- ایضاً،ص ص۱۲۸، ۱۲۹۔

۲۱- ایضاً، ص ۱۱۱۔

۲۲- ایضاً، ص ۱۲۹۔

۲۳- طلب مذہب، ص ص ۲۰۔۲۳۔

۲۴- سوسن چمن، ص ۳۔

۲۵- ایضاً، ص ۲۲۔

۲۶- عبدالرحمٰن کاکڑ، ششماہی تکتو، کوئٹہ، شعبہ پشتو، بلوچستان یونیورسٹی، ج۴:ش۷، جنوری۔ جون، ص ۱۱۰۔

۲۷- اشیزئی،سوسن چمن، ص ۳۲۱۔

۲۸- ایضاً، ص ۱۵۸۔

۲۹- ایضاً،ص ۲۳۳۔

۳۰- ایضاً،ص ص ۱۱۵۔ ۱۲۶۔

۳۱- ایضاً، ص۳۱۔

۳۲- عبدالرؤف رفیقی، وکوڑک ستوری، ص ۹۳،۹۴۔

۳۳- درانی، درویش، وکوڑک ستوری، ڈاکومینٹری، پی ٹی وی، کوئٹہ، ترتیب وتحقیق، نذیر ہنہ وال، ہدایات وپیشکش زیب شاہد۔

۳۴- طلب مذہب، ص۴۱۱۔

۳۵- ایضاً، ص ۴۰۹۔

۳۶- ایضاً، ص ۲۔۱۴۔

۳۷- ایضاً، ص ۱۵۔

۳۸- ایضاً، ص ۱۸۔

۳۹- ایضاً، ص ص ۲۸، ۲۹۔

۴۰- ایضاً، ص ۴۱۲۔

۴۱- مولانا عبدالسلام اچکزئی، زردانہ ور، ناشر شمس طالع، ۲۰۰۱ء، ص ۲۰۔

۴۲- ایضاً، ص ۲۷۔

۴۳- سیال کاکڑ، ولی محمد، نثری انحور، کوئٹہ، پشتوادبی بورڈ، یونائیٹڈ پرنٹرز، دسمبر ۲۰۰۵ء، ص ۱۴۱۔

۴۴- ایضاً، ص ۸۰۔

۴۵- ایضاً۔

© rasailojaraid.com